# | Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |
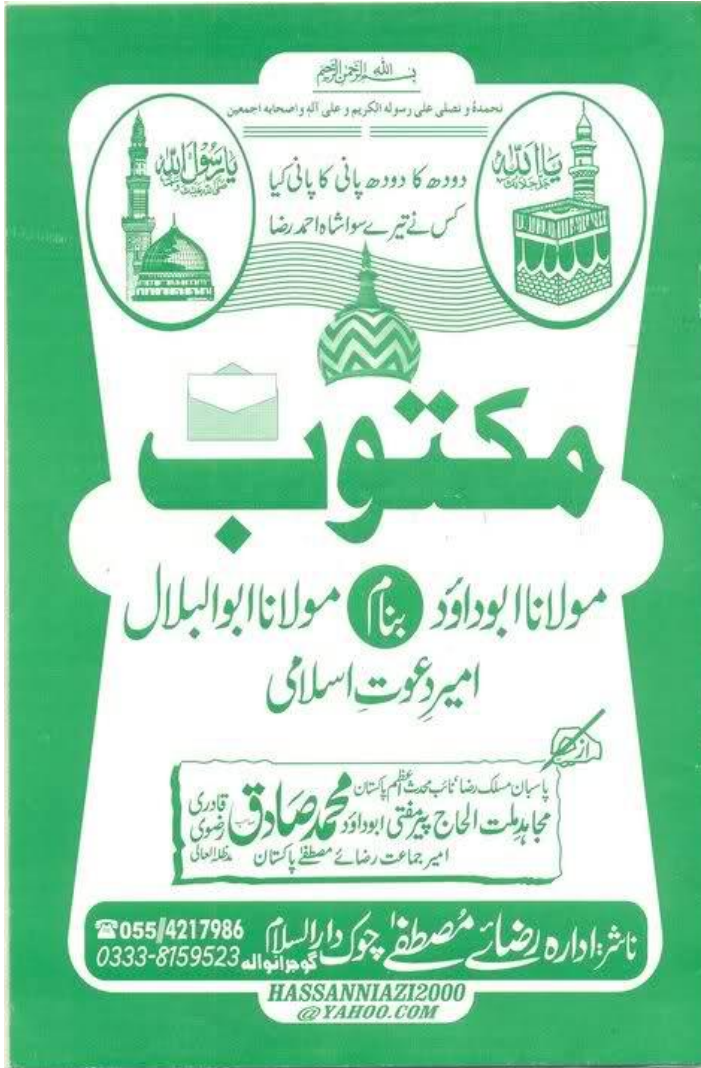
۹۲/۸۶

دعوت اسلامی کی کتاب ''مظلوم مبلغ'' شائع وتقسیم کرنے والوں کیلئے آئینہ چشم کشاؤ حقیقت نما

## مولانا محمد الیاس صاحب قادری کی خدمت میں مخلصانہ سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

چونکہ آپ عاشق شانِ رسالت ہیں اور امام العاشقین اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھی شیدائی ہیں، اس لئے ہمیں آپ سے بھی پیار ہے اور دعوت اسلامی سے بھی پیار ہے۔ ❖ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی شخصیت مسلمہ ومتفقہ رہے، نہ آپ متنازعہ بنیں، نہ دعوتِ اسلامی متنازعہ بنے۔

الحمدللہ: ؎ صادق ہوں اپنے قول میں صادق خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

❖ آپ کو اعلیٰ حضرت سے پیار ہے اسلئے آپ بڑے پیار سے کہتے اور لکھتے ہیں ''میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ'' نیز آپ ''کنز الایمان'' کا حوالہ دے کر بڑے پیارے انداز میں ''کنز الایمان شریف'' اور اعلیٰ حضرت کا تعارف کراتے ہیں اور خود کو ''عاشق اعلیٰ حضرت'' بھی کہلواتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فیض یافتہ وتربیت یافتہ اجل تلامذہ اور خلفاء بالخصوص شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم عالم اسلام مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بریلی شریف کے فتاویٰ مبارکہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے خود بھی اور آپ کی دعوت اسلامی بھی نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے ہیں؟ کیا آپ اعلیٰ حضرت کے اتنے جلیل القدر تلامذہ وخلفاء سے زیادہ عالم ومفتی وفقیہ ہیں یا جن علماء کے قول جواز کا آپ سہارا لیتے ہیں وہ مذکورہ

اکابر علماء وخلفاء کے مقابلہ میں زیادہ عالم ومفتی وفقیہ ہیں؟ جبکہ

بحکم حدیث: **اَلبَرکۃُ مَعَ اکابِرِکم**

(برکت تمہارے اکابر کی معیت اور موافقت میں ہے)

**یاد رہے:** کہ حضور مفتیٔ اعظم کی وہ شخصیت ہے جن کی اعلیٰ حضرت نے خصوصی تربیت فرمائی ہے اور انہیں خود فتویٰ نویسی سکھائی ہے اور جن کے فتویٰ کے متعلق علامہ سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے:

هذا حكم العالم المطاع وما علينا الا الاتباع

(یہ اس عالم ومفتی کا حکم ہے جن کی اطاعت کی جاتی ہے اور ہم پر ان کی اتباع لازم ہے)

**اللہ اللہ:** جن کے متعلق حضرت محدث کچھوچھوی جیسی شخصیت نے یہ فرمایا ہے خود ان مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ کی شخصیت کس قدر عظیم المرتبت وبلند پایہ ہوگی؟ اس کے باوجود ان کے فتویٰ مبارکہ کے مقابلہ میں ماوشما کی کیا اہمیت وحیثیت ہوسکتی ہے لیکن تعجب ہے کہ آپ ان کے فتویٰ مبارکہ کے برخلاف عمل پیرا ہیں۔ ﴿﴾ آخر کوئی اصول ومعیار تو ہونا چاہیے؟ آپ خود سوچیں اور کچھ تو جواب دیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے اس قدر عقیدت کے باوجود آپ کے تربیت یافتہ وفیض یافتہ اجل علماء وخلفاء کے مقام ومرتبہ اور ان کے فتاویٰ مبارکہ کی اس قدر ناقدری واس سے بے اعتنائی اور اپنی اور اپنے من پسند علماء کی تحقیق کو ترجیح وفوقیت دینا کس بناء پر ہے؟ اور یہ کیسا انصاف ہے؟

ع...... ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا است

**چونکہ:** مسئلہ نماز جیسے مہتم بالشان فرض اہم سے متعلق ہے اس لئے اولاً نماز میں لاؤڈ اسپیکر

کے استعمال کے مسئلہ کو اولیت دی گئی ہے جس کا جواب صرف آپ کے ذمہ ہے' آپ کا کوئی عقیدت منداس کا اہل نہیں۔

کیونکہ: ''مظلوم مبلغ'' لکھنے والے آپ کے ظالم عقیدت منداور قلمکار نے ازرہ جہالت خلط مبحث وغیر متعلقہ گفتگو اور زبان درازی سے خواہ مخواہ الجھاؤ اور پیچیدگی کی لاحاصل راہ اختیار کی ہے' لہٰذا آپ کو کچھ فرمانا چاہیئے تا کہ کچھ فیصلہ ہو اور آپ کا مافی الضمیر سمجھ میں آئے۔ اگر آستانہ عالیہ بریلی شریف کی رہنمائی اور بزرگان دین کے فتاوئی کے مطابق نماز کے مسئلہ کی ہی اصلاح نہ ہوئی تو پھر اور کون سی اصلاح وتبلیغ و دعوت اسلامی ہوگی؟ اگر اکابر کے متعلق حدیث مبارکہ کے باوجود اکابر و بزرگان دین کی بات مانی نہیں' نصیحت سنی نہیں اور ان کے تحقیقی شرعی فتاوئی مبارکہ کے خلاف چلنا اور عمل کرنا ہے تو انہیں بزرگ ماننے سے کیا حاصل؟

دیکھئے: دعوت اسلامی کے اسلامی بھائی آپ کے صاحبزادہ صاحب کیلئے ''شہزادہ عطار'' کے نعرے لگا کر کس قدر عزت افزائی وقدردانی کرتے ہیں' برعکس اس کے آپ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے اس قدر محبت وعقیدت کے اظہار کے باوجود شہزادہ اعلیٰ حضرت اور ان کے فتوئی مبارکہ کو کس طرح نظر انداز کر رہے ہیں۔ ﴿﴾ وہ فرماتے ہیں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ناجائز ومفسد صلوٰۃ ہے مگر آپ ''سنتوں بھرے'' اجتماع میں دھڑلے سے نماز میں سپیکر کا استعمال کرتے ہیں' نہ آپ کو شہزادہ اعلیٰ حضرت کے فتوئی مبارکہ کی پرواہ ہے' نہ اپنی اور سنتوں بھرے اجتماع کی نمازوں کی کوئی فکر وپرواہ ہے۔ حالانکہ سنتوں بھرے اجتماع میں نماز کی سنت مکمرین کے مطابق ادائیگی ہونی چاہیئے نہ کہ سراسر

خلاف سنت واکابرین کے فتاویٰ مبارکہ کے خلاف نماز پڑھنی چاہیئے ۔فافہم وتدبر.

**دنیا بھر:** میں عوام وخواص کا یہ دستور اور معمول ہے کہ اعلیٰ کو ادنیٰ پر اعظم کو اصغر پر ماہر کو غیر ماہر پر فوقیت وترجیح دی جاتی ہے لیکن دعوت اسلامی کے ماحول میں اس کے برعکس معاملہ رواج پا رہا ہے کہ ادنیٰ کو اعلیٰ' ماہر کو غیر ماہر اور اصغر کو اعظم پر ترجیح وفوقیت دی جا رہی ہے۔﴿﴾ یہاں تک کہ عام علماء ومفتیان صاحبان کو مفتیٔ اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت کے فیض یافتہ وتربیت یافتہ اجل علماء وخلفاء اور ان کے فتاویٰ مبارکہ پر ترجیح وفوقیت دی جا رہی ہے۔

ع......بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

اس صورتحال کی اصلاح وحد بندی ہونی چاہیئے؟

**اکابر پاکستان:** سابق مذکورین اکابر کے علاوہ پاکستان کے تمام علماء کے اکابر مفتیٔ اعظم علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب' محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب' مفسر قرآن حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب' مفتیٔ اعظم کراچی علامہ وقارالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے فتاویٰ مبارکہ بھی نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے عدم جواز پر مبنی ہیں۔﴿﴾ ان میں بالخصوص مفتی وقارالدین صاحب آپ کے استاذ ومحسن ومربی ہیں۔ان سب کے مقابلہ میں جن علماء کے قول جواز کا آپ سہارا لیتے ہیں ان کی خصوصیت وفوقیت وترجیح کی کوئی دلیل تو آپ کو پیش کرنی چاہیئے اور اکابر کو اس طرح نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

**قرآنی استدلال:** یاد رہے کہ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب کا فتویٰ بدیں

الفاظ قرآنی استدلال پر مبنی ہے۔

"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيْلًا

اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو"

(پارہ ۱۵، رکوع ۱۲)

❖ اس سے معلوم ہوا کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھانی منع ہے کیونکہ اس میں ضرورت سے زیادہ اونچی آواز نکلتی ہے جو کہ نماز میں ممنوع ہے"۔ (تفسیر نور العرفان)

**تعجب ہے**: کہ ویسے تو آپ فرماتے ہیں کہ...... "آپ سوالات کیجئے مگر یہ عرض کرتا چلوں کہ ہر سوال کا جواب اور وہ بھی بالصواب دے پاؤں یہ ضروری نہیں، معلوم ہوگا تو انشاء اللہ عزوجل عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر غلطی ہو جائے تو برائے کرم فوراً میری اصلاح فرما دیجئے، انشاء اللہ عزوجل مجھے ناراض ہونے والا نہیں بلکہ شکریہ کے ساتھ رجوع کرنے والا پائیں گے"۔

(صلّوا علی الحبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد)

بحوالہ کیسٹ "دلچسپ سوال و جواب کا مدنی مذاکرہ (۲۶)"

لیکن اپنے اس فرمانے کے باوجود آپ کو توجہ دلانے کیلئے متعدد کتب شائع کی گئیں۔ مثلاً ❖ قول فیصل ❖ صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات ❖ لاؤڈ اسپیکر پر نماز ❖ فتاویٰ برکات مصطفیٰ (ﷺ) جن میں بار بار آپ کو بزرگان دین کے فتاویٰ مبارکہ کی طرف توجہ دلائی گئی لیکن صد افسوس کہ خود آپ نے اور آپ کے متعلقین و معتقدین نے نہ کسی کتاب کا سنجیدگی و دلیل کے ساتھ جواب دیا ❖ نہ آپ نے اپنے قول کے مطابق عوام و عام علماء نہیں بلکہ بزرگان دین کے فتاویٰ مبارکہ کی روشنی میں اپنی غلطی کا

اعتراف ورجوع کیا۔ حالانکہ خود فرمایا:

## ''فوراً میری اصلاح فرمادیجئے''

جبکہ تمام مسلمہ اکابرین واعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے اجل تلامذہ وخلفاء آپ کی اصلاح فرما رہے ہیں کہ صرف اپنی غلطی کی نہیں بلکہ نماز جیسی عظیم عبادت واہم فرض کی اصلاح کر لیجئے کیونکہ نماز میں سپیکر کا استعمال مفسد و ناجائز ہے مگر آپ ٹس سے مس نہیں ہوئے اور خواہ مخواہ جملہ اکابر کے مقابلہ میں اپنے آپ کو متنازعہ بنالیا جبکہ خود آپ نے اپنی کتاب ''ذکر والی نعت خوانی'' میں اسی موضوع پر بحث کی ہے کہ'' جب جواز وعدم جواز میں علماء اہلسنّت کا اختلاف چل رہا ہے بعض مباح (جائز) کہہ رہے ہیں اور بعض ناجائز وحرام جب کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو عافیت اجتناب (یعنی بچنے) ہی میں ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت ......علیہ رحمۃ رحمٰن فرماتے ہیں ......مسلمانوں کو منافرت سے بچایئے ...... فتنے کا خوف ہو تو مستحب ترک کرنا ہوگا ...... مسلمانوں کو فتنے سے بچایئے......نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر مدنی التجا......(وغیرہ ذالک)

**حرف آخر:** جیسے آپ نے ''نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر مدنی التجا'' کی ہے اسی طرح آپ سے مدنی التجا ہے کہ آپ اپنے آپ کو متنازعہ نہ بنائیں بحکم حدیث البرکۃ مع اکابرکم کے مطابق اکابر کرام کے فتاویٰ شرعیہ کا احترام اور ان پر عملدرآمد کریں اور اہلسنّت میں بھی تنازعہ نہ بڑھائیں۔ اپنی اور دعوت اسلامی کی نمازوں کی اصلاح فرمائیں اور اکابر کے مقابلہ میں باعث انتشار نہ بنیں دعوت اسلامی کو اکابر گریزی ومرکز گریزی سے روکیں اور اپنی کتاب ''ذکر والی نعت خوانی'' کے آئینہ میں نماز کی اہمیت'

اکابرین کے فتاویٰ مبارکہ اور اپنے طرز عمل کا جائزہ لیں یا اس مخلصانہ مکتوب کا نمبروار خود جواب دیں اور اپنے متعلقین و معتقدین کی تربیت کریں کہ وہ ظالم بن کر ''مظلوم مبلغ'' جیسی کتابیں نہ لکھیں اور اپنی تحریروں میں ذاتی حملے نہ کریں اور معاملہ اصل موضوع کے مطابق اکابر کرام کے فتاویٰ مبارکہ اور آپ کی جواب دہی تک ہی محدود رکھیں' کیونکہ دنیا بھر میں تبلیغ و اصلاح کرنے والی آپ کی جماعت کی خود بھی تو کچھ اخلاقی تربیت و اصلاح ہونی بہت ضروری ہے۔

## یک نشد دو شد' سپیکر جائز و مووی حلال

جناب کی یاد دہانی کیلئے عرض ہے کہ شاید بزرگانِ دین کے فتاویٰ مبارکہ سے روگردانی اور نماز میں سنت مکبرین کی بجائے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی یہ نحوست ہے کہ آپ نے ماضی میں ساری عمر تصویر و فوٹو سے اجتناب اور مووی و ٹی وی کے خلاف جہاد کرتے ہوئے یکدم پلٹا کھایا اور مدنی مذاکرہ میں مووی کے جواز کا اعلان صادر کر دیا اور آپ کے دارالافتاء کے مفتی صاحبان نے باقاعدہ فتویٰ جاری کر دیا کہ ''مووی بنانا اور بنوانا جائز ہے'' (ولاحول ولاقوۃ الا باللہ)

حالانکہ تصویر و مووی اور مووی و ٹی وی لازم و ملزوم ہیں اور مووی بنوانے اور ٹی وی پر آنے والا کوئی شخص تصویر سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ اس کا فوری ردِّ عمل ہوا کہ دعوت اسلامی کی فلمیں بھی چلنے لگیں اور امیر دعوت اسلامی سمیت تصویریں بھی شائع ہونے لگیں' حتیٰ کہ صحرائے مدینہ ملتان کے گذشتہ اجتماع کے موقع پر بھی ویڈیو فلم بنائی گئی اور اخبارات میں بھی بلا روک تمام اسلامی بھائیوں کی تصاویر شائع ہوئیں اور آپ

کی متعدد تصویریں ہمارے دیکھنے میں آئیں، جن میں ایک نمایاں تصویر بطور حوالہ اب بھی ہمارے پاس موجود ہے حالانکہ آپ کے اعلان جواز اور آپ کے دارالافتاء کے فتویٰ سے پہلے نہ کبھی ایسا ہوا، نہ دیکھنے سننے میں آیا۔ شاید اسی موقع کیلئے کہا گیا ہے کہ

ے جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس موقع پر بھی ''میرے آقا اعلیٰ حضرت'' کہنے والے آستانہ عالیہ بریلی شریف کے مدمقابل آگئے کیونکہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت، نائب مفتیٔ اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہٗ نے مع علماء بریلی نہ صرف مووی کے خلاف فتویٰ جاری کیا بلکہ تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل مدلل ومکمل کتاب بنام ''ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن'' شائع فرمادی۔ (جزاہ اللہ خیرالجزاء)

لیکن افسوس کہ آپ نے مرکزی آستانہ عالیہ رضویہ کا فتویٰ مبارکہ واعلان حق قبول کیا، نہ اس مکمل ومدلل مبسوط کتاب کا کوئی جواب لکھ سکے اور ہمارے خلاف خواہ مخواہ ناحق پمفلٹ بازی شروع کردی۔

❖ آستانہ عالیہ بریلی شریف زندہ باد
❖ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم زندہ باد
❖ نائب مفتیٔ اعظم نبیرۂ اعلیٰ حضرت زندہ باد

بسلسلۂ ردّ "مظلوم مبلغ"

# امیر دعوتِ اسلامی کا قبولِ حق اور اظہارِ حق سے گریز

"رضائے مصطفےٰ": کے ذوالحجہ ۲۷ ۱۴۲ھ کے شمارہ میں بعنوان "مولانا محمد الیاس قادری کی خدمت میں مخلصانہ سوال" شائع کیا گیا تھا اور بالخصوص بصیغہ رجسٹری انہیں ارسال کیا گیا تھا لیکن مہینہ بھر گزر جانے کے باوجود انہوں نے حسب عادت اور حسب سابق کوئی جواب نہیں دیا اور قبول حق اور اظہار حق سے گریز کیا۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

❖ تعجب ہے کہ مولانا موصوف اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے یوں تو بڑی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں ❖ "میرے آقا اعلیٰ حضرت" بھی کہتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو "سگِ اعلیٰ حضرت" بھی لکھتے اور اپنے کو ان کے در کا کتا بھی قرار دیتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہوں نے اپنے کفن پر

## "یا امام احمد رضا"

لکھنے کی وصیت بھی فرمائی ہے لیکن اعلیٰ حضرت سے اس قدر عقیدت و نیاز مندی کے باوجود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے فیض یافتہ و تربیت یافتہ اجل تلامذہ و خلفاء بالخصوص شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیٔ اعظم عالم اسلام مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بریلی شریف) کے فتاویٰ مبارکہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے خود بھی اور آپ کی دعوت اسلامی بھی نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے ہیں اور دعوت اسلامی کے "سنتوں بھرے" اجتماع میں سنت مکبرین کے سراسر خلاف بلکہ اعلیٰ حضرت

کے اجلّ تلامذہ وخلفاء وشہزادۂ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہم) کے فتاویٰ مبارکہ کے مطابق ناجائز ومفسد صلوٰۃ لاؤڈ اسپیکر نماز میں استعمال کرتے ہوئے انہیں کوئی جھجک وتردد نہیں ہوتا، نہ حدیث مبارک اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ (برکت تمہارے اکابر کی معیت وموافقت میں ہے) کی خلاف ورزی پر انہیں کوئی خوف لاحق ہوتا ہے۔

**ستم بالائے ستم:** یہ ہے کہ امیر دعوت اسلامی کو "سگِ رضا" سے اتنی نسبت وعقیدت ہے کہ انہیں خود "سگِ رضا" بننا تو گوارا ہے لیکن اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت کے اجلّ تلامذہ وخلفاء بلکہ جانشین اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم (رحمۃ اللہ علیہم) جیسے اعلیٰ حضرت کے فیض یافتہ وتربیت یافتہ نائبین وبزرگان دین کی شخصیات واُن کے فتاویٰ شرعیہ کی کوئی قدر واہمیت نہیں اور اُن سب کے مدمقابل وہ اپنی تحقیق جدید کے بل بوتے پر نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے پر مصر ہیں۔ ❖ پھر کسی بات وشرعی سوال کا جواب بھی نہیں دیتے، نہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں حالانکہ اس دورخی کی بجائے انہیں اپنا مافی الضمیر کھل کر بیان کرنا چاہیے اور نماز جیسے مہتم بالشان فرض عظیم کے معاملہ میں اپنا موقف واضح کرنا چاہیے کہ اعلیٰ حضرت کے اجلّ تلامذہ وخلفاء اور حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہم کا موقف وفتویٰ حق ہے اور اس سے فریضہ خداوندی کا تحفظ وصحیح ادائیگی ہوتی ہے، یا ان سب کے خلاف آپ کی تحقیق جدید درست ہے؟ جس میں نماز جیسے فرض عظیم کے فساد وضیاع کا خطرہ ہے مولانا موصوف غور فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت کے پیاروں اور خصوصی اقربا سے قطع تعلقی میں اعلیٰ حضرت کی روح پرفتوح مولانا پر راضی ہوگی یا ناراض؟

ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

**مووی وفوٹو بازی:** جیسا کہ گذشتہ ماہ کے ''رضائے مصطفٰے'' میں لکھا گیا تھا کہ مولانا موصوف نے سابقہ زندگی میں مووی وٹی وی اور فوٹو بازی سے جس قدر احتیاط وپرہیز کی تھی اب مووی وٹی وی کے جواز سے اسی قدر اس کی بندش توڑ کر اور حوصلہ افزائی کر کے احکام شریعت وفتاویٰ رضویہ کی خلاف ورزی کی ہے جبکہ آستانہ عالیہ بریلی شریف سے کتاب ''ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن'' میں اس کے خلاف فتویٰ مبارکہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

دعوتِ اسلامی: نے بڑے اہتمام سے باجماعت نوافل کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا ہے حالانکہ یہ بھی مسلک اعلیٰ حضرت وفتاویٰ رضویہ کے خلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ بڑی اہمیت کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نوافل کی جماعت بتداعی مکروہ ہے، صرف تراویح وصلوٰۃ الکسوف وصلوٰۃ الاستسقاء مستثنیٰ ہیں'' لیکن دعوت اسلامی کو نہ فتاویٰ رضویہ کا کوئی پاس ہے، نہ اعلیٰ حضرت کے اس فرمان کا کہ ''ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نوافل کی جماعت بتداعی مکروہ ہے''۔

**بہر حال:** امیر دعوت اسلامی وان کی دعوت اسلامی بظاہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عقیدت ونیاز مندی کا اظہار کرتے ہیں لیکن عملی طور پر مسلک اعلیٰ حضرت وفتاویٰ رضویہ اور اعلیٰ حضرت کے اجل تلامذہ وخلفاء وشہزادہ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہم کے برخلاف روش اختیار کر رکھی ہے۔ ﴿﴾ بس یہی نشاندہی کرنے پر دعوتِ اسلامی ہماری مخالف ہو گئی ہے اور کتاب ''مظلوم مبلغ'' میں سخت زیادتی وناروا طور پر کردار کشی کی گئی ہے، جس کے باعث رضائے مصطفٰے میں امیر دعوت اسلامی کو توجہ دلائی گئی ہے۔ ﴿﴾ کیا دعوتِ اسلامی کے علاوہ کسی اور کو تبلیغ واصلاح کا حق حاصل نہیں؟

## جواب الجواب: ایک ضروری تاریخی یادداشت

یہ اس وقت کی بات ہے جب امیر دعوت اسلامی نے پہلی مرتبہ سالانہ ''سنتوں بھرے'' اجتماع میں سنت مکبرین کی جگہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کی بدعت کا آغاز کیا اور اسی وقت راقم الحروف (ابوداؤد محمد صادق) نے امیر دعوتِ اسلامی کو مکتوب لکھا اور اس بدعت کی بجائے بحوالہ اکابرین سنت مکبرین کے احیاء کی طرف توجہ دلائی' جس کا درج ذیل تعجب انگیز وافسوسناک جواب موصول ہوا۔ ﴿﴾ مولانا موصوف نے لکھا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سگِ مدینہ محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی کی جانب سے پاسبان مسلک امام احمد رضا' حضرت مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی (اطال اللہ عمرہٗ) کی خدمت میں مدنی مٹھاس سے تر بتر مہکا مہکا مشکبار سلام' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمدُ للہ رب العالمین علٰی کُل حَال ۔ نوازش نامہ باصرہ نواز ہوا۔ اللہ عزوجل آپ کو تادم زیست مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر استقامت بخشے اور آپ کے صدقے مجھ پاپی وبدکار کو بھی ۔ ﴿﴾ دُعا فرمائیں اس سے پہلے کہ میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ مسلک سے بال برابر بھی ہٹوں' اللہ عزوجل مجھے مدینہ منورہ میں جلوۂ محبوب ﷺ کے اندر شہادت عطا فرمائے''۔ (محمد الیاس قادری ۲۲-۷-۱۴۲۱ھ)

**ابوداؤد کا جواب الجواب:** ''مبلغ اسلام مولانا محمد الیاس قادری زید لطفہٗ السلام علیکم! آپ کا ''جواب'' موصول ہوا مگر خلافِ توقع جواب برائے نام ہے۔ سوال کا جواب نہیں جو زحمت انتظار کے بعد باعث اذیت ہوا۔ ایسے خلاف اخلاق ومروت ''جواب'' کی آپ سے توقع نہ تھی۔ آپ نے اس بات کا بھی احساس نہیں فرمایا کہ فقیر

شروع سے آپ کی چاہت رکھنے والا مخلص محبین میں سے ہے اور دعوتِ اسلامی کے متعلق کلمۂ خیر کہنے اور اسے فروغ دینے والوں میں سے ہے۔ حضرت والا! ملتان کے حالیہ اجتماع میں خلافِ معمول سابق وخلاف توقع نماز میں سپیکر کا استعمال ہم جیسے خدام اعلیٰ حضرت، سنیوں، رضویوں کیلئے سخت صدمہ واذیت وانتشار کا باعث ہے۔ اس لئے ہماری تسلی فرمانا اور آپ کی طرف سے جو زخم لگا ہے اس پر مرہم رکھنا اور درج ذیل سوالات کا نمبروار جواب دینا آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

(۱) ماضی کے اجتماعات میں ہمیشہ سپیکر کی بجائے سنت مکبرین کا اہتمام کس شرعی بنیاد پر ہوتا رہا ہے؟

(۲) اس مرتبہ کون سی اہم اور قوی بنیاد پر سنتوں بھرے اجتماع کو سنت مکبرین کی بجائے سپیکری بدعت سے داغدار کیا گیا؟

(۳) حدیث نبوی (ﷺ) میں فرمایا ''البرکۃ مع اکابرکم'' اس سوالنامہ کے ہمراہ نماز میں سپیکر کا استعمال ناجائز ہونے کے متعلق اکابر اہلسنت وبزرگانِ دین کے فتاویٰ مبارکہ کے خلاف آپ کا نماز میں سپیکر استعمال کرنا کیا حدیث پاک سے انحراف نہیں؟۔ ''رضائے مصطفٰے'' کے مرسلہ شمارہ میں شائع شدہ مضمون اور ''وقار الفتاویٰ'' جلد۲، ص ۴۸۸ پر اکابر وبزرگان دین کے فتاویٰ مبارکہ کو بغور پڑھیں اور ان کی روشنی میں نماز میں سپیکر کے استعمال کی وجہ جواز تحریر فرمائیں۔

(۴) مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپکی خصوصی توجہ کیلئے ''وقار الفتاویٰ'' جلد۲، ص ۴۸۸ کا فتویٰ نقد بنقد پیش کر دیا جائے۔ ملاحظہ ہو لکھا ہے ﴿﴾ ''تمام اکابر اہلسنت...... سب کا متفقہ فتویٰ متعدد بار شائع ہو چکا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء از روئے شرع

صحیح نہیں اور یہی صحیح ہے''۔الخ۔

فتویٰ مذکورہ میں ''تمام اکابر اہلسنّت......سب کا متفقہ فتویٰ از روئے شرع صحیح نہیں'' کے الفاظ بار بار بغور مطالعہ فرمائیں' خدا کرے کہ مفتیٔ اعظم بریلی' شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں اور مفتیٔ اعظم کراچی علامہ مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہما کا فتویٰ مبارکہ بحوالہ تمام اکابر اہلسنّت وسب کا متفقہ فتویٰ کے الفاظ مبارکہ آپ کے دل پر اثر انداز ہوں اور آپ نماز میں سپیکر کے استعمال سے جلد از جلد رجوع کا اعلان فرمادیں تاکہ انتشار وتنازعہ طول نہ پکڑے' آپ کی شخصیت مجروح ومتنازعہ نہ بنے اور دعوت اسلامی کو نقصان نہ پہنچے۔

(۵) قرآن مجید میں بنی اسرائیل کو تنبیہ فرمائی گئی ہے

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ (الآیہ ترجمہ کنزالایمان)

''کیا ادنیٰ چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو''۔

کیا اکابر اہلسنّت کے متفقہ اعلیٰ وخیر فتویٰ کے مقابلہ میں مشکوک وادنیٰ تحقیق اور تمام اکابر کے متفقہ فتویٰ کے مقابلہ میں اصاغر کی اختلافی تحقیق کو اختیار کرنا آیہ مبارکہ کی تعلیم کے خلاف نہیں؟ نمبر وار جواب دے کر مشکور ہوں''

(منتظر جواب: ابوداؤد محمد صادق) ۴۔۸۔۱۴۲۱ھ

---

❁ افسوس کہ اس جواب الجواب کا مولانا موصوف نے جواب نہیں دیا۔اسی طرح مولانا نہ حق بات قبول کرتے ہیں' نہ معقول جواب دیتے ہیں۔فیا للعجب

❁❁❁❁❁❁❁

(بسلسلۂ رد ''مظلوم مبلغ'')

# امیر دعوت اسلامی کے قول وفعل کا تضاد

جیسا کہ ''رضائے مصطفٰے'' کے گذشتہ شمارہ میں حوالہ دیا گیا تھا کہ امیر دعوت اسلامی بظاہر تو یہ کہتے اور لکھتے ہیں کہ ''میرے آقا اعلیٰ حضرت'' اور اپنے آپ کو ''سگ اعلیٰ حضرت'' بھی لکھتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد انہوں نے اپنے کفن پر ''یا امام احمد رضا'' لکھنے کی وصیت بھی فرمادی ہے۔

لیکن عملاً ان کا طور طریقہ اعلیٰ حضرت اور آپ کے فیض یافتہ وتربیت یافتہ اجل علماء وخلفاء حتیٰ کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم عالم اسلام مولانا شاہ محمد مصطفٰے رضا خان قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف کے فتاویٰ مبارکہ کے بالکل برعکس ہے، وہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت: جن کے متعلق قطب مدینہ، خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب کسی خاص مسئلہ وفتوٰی کی ضرورت ہوتی تو اپنے خدام واحباب کو فرماتے۔

## ''شہزادے میاں حضرت مفتیٔ اعظم کو لکھیں''

ایک محفل میں حضور مفتیٔ اعظم اور حضرت قطب مدینہ دونوں رونق افروز تھے، کسی نے حضور قطب مدینہ سے بیعت ہونے کی درخواست کی تو اسے فرمایا ''شہنشاہ (مفتیٔ اعظم) کے ہوتے ہوئے مجھ سے طالب ہوتے ہو؟'' پھر اسے سیدنا مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ سے بیعت کرایا۔

لیکن امیر دعوت اسلامی کے نزدیک شہزادۂ اعلیٰ حضرت اور بقول مولانا ضیاء الدین مدنی ''شہنشاہ'' فقاہت وفتوٰی کے فتاویٰ مبارکہ کی کوئی اہمیت نہیں اور ان کے

مقابلہ میں اپنی من مانی سے نماز جیسے مہتم بالشان فرض اعظم میں لاؤڈ اسپیکر کی بدعت کو جاری کئے ہوئے ہیں اور ''سگ اعلیٰ حضرت'' کہلانے بلکہ ''ضیائی'' کہلانے کے باوجود ان کے ارشادات مبارکہ کو صریحاً نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے پیروکار بھی ہر جگہ نماز میں سپیکر استعمال کر کے من مانی کرتے ہیں۔ یہ ہے امیر دعوت اسلامی اور ان کی جماعت کے قول و فعل کا تضاد کہ اپنے امیر و پیر صاحب کی پیروی تو کرتے ہیں لیکن سیدنا اعلیٰ حضرت و شہزادۂ اعلیٰ حضرت و مفتیٔ اعظم اور قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہم کے فرمودات و ارشادات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اپنے پیر و امیر کی اتنی اہمیت اور بزرگان دین و اکابر اہلسنت کے متعلق صرف زبانی جمع خرچ' کتنا عجیب تضاد و دو رخی ہے۔

(ولاحول ولاقوۃ الا باللہ)

**عظیم تر تضاد:** جس طرح دعوت اسلامی کی تنظیم ہے' اسی طرح ملک بھر میں جمعیت علماء پاکستان' جماعت اہلسنت پاکستان' انجمن طلباء اسلام' جماعت رضائے مصطفےٰ' سنی تحریک وغیرہ کی بھی مشہور تنظیمیں ہیں۔ ان کا اپنا اپنا تشخص ہے۔ ان کے عہدیدار ہیں مگر یہ عجیب و عظیم تر تضاد ہے کہ امیر دعوت اسلامی ''امیر اہلسنت'' بھی بن گئے ہیں اور دعوت اسلامی کے لٹریچر پر عموماً بالالتزام امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری لکھا ہوتا ہے۔

اسلامی بھائی برا نہ منائیں' از روئے انصاف بتائیں کہ وہ امیر اہلسنت کیسے بن گئے ہیں' نہ کبھی دعوت اسلامی نے جماعت اہلسنت کے علماء و اکابر کو اپنے ہاں بلایا' نہ امیر دعوت اسلامی کبھی جماعت اہلسنت کے اسٹیج پر گئے۔ ❖ ابھی حال ہی میں ٢٩ محرم الحرام کو کروڑوں روپے سے تعمیر شدہ ''سنی سیکرٹریٹ'' کالا شاہ کاکو میں جماعت

اہلسنت کا عظیم الشان صوبائی کنونشن ہوا' جس میں نہ مولانا محمد الیاس قادری کو مدعو کیا گیا' نہ وہ پہلے کی طرح کنونشن میں شامل ہوئے اور نہ کبھی وہ کسی انتخابی پروگرام میں منتخب ہوئے تو پھر وہ امیر اہلسنت کیسے بن گئے؟ کیا امیر دعوت اسلامی نے بھی کوئی اس طرح سنی کنونشن منعقد کیا ہے؟

ع......دل صاحب انصاف سے انصاف طلب ہے

کیا مولانا محمد الیاس صاحب کا امیر دعوت اسلامی ہونے اور کہلانے سے جی نہیں بھرا کہ وہ امیر اہلسنت بھی بن گئے ہیں' اتنی جاہ طلبی تو ان کے شایان شان نہیں۔

**علاوہ ازیں:** امام اہلسنت اعلیٰ حضرت و شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے مسلک و فتویٰ سے انحراف کرنے والا اور حدیث شریف ''**البرکۃ مع اکابرکم**'' کو خاطر میں نہ لانے والا امیر اہلسنت کیسے ہو سکتا ہے؟

**دوسرا اہم پہلو:** بھی بہت غور طلب ہے کہ امیر دعوت اسلامی اور ان کی دعوت اسلامی عموماً تقریر و تحریر میں اسلامی بھائی' پیارے پیارے اسلامی بھائی اور میٹھے میٹھے اسلامی بھائی کہہ کر مخاطب کرتے ہیں' سنی بھائی کا لفظ نہ استعمال کرتے ہیں' نہ اہلسنت و جماعت کے نام سے تبلیغ کرتے ہیں' نہ مخالفین اہلسنت کی نشاندہی کرتے ہیں' نہ ان کے عقائد باطلہ کا رد کرتے ہیں اور نہ ہی اہلسنت و جماعت کو ان سے خبردار کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے ''امیر اہلسنت'' بننے اور کہلانے کا مقصد و فائدہ کیا ہے؟ جبکہ ان کے آقا اور جن کے در کا امیر دعوت اسلامی ''کتا'' کہلاتے ہیں' وہ آقا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

(اور) تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

**دوسری طرف:** فقیر راقم الحروف (ابوداؤد) کونشانہ بنا کر امیر دعوت اسلامی کے زیر سایہ ان کے نام پر شائع ہونے والے رسالہ ''امیر اہلسنّت'' میں اور ''مظلوم مبلغ'' نامی کتابچہ میں ناحق کردار کشی کر کے مخلوق خدا کو بدظن کرنے کی کوشش کی گئی اور دعوت اسلامی نے اس کتابچہ کو ملک بھر میں پھیلایا اور تقسیم کیا ہے۔

یہ ہے: امیر دعوت اسلامی اور ان کی جماعت کے قول و فعل کا تضاد' کہ مخالفین اہلسنّت سے چشم پوشی اور ایک خادم اہلسنّت کو نشانہ بنا کر اس کی کردار کشی اور اس پر امیر دعوت اسلامی کی پُر اسرار خاموشی۔

؎ نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یوں ''دلآزاریاں'' ہوتیں

## امیر دعوت اسلامی کے قول و فعل کے تضاد کی خفیہ دستاویز

### امیر دعوت اسلامی کی خصوصی ہدایات

''صرف برائے خواص''

﴿﴾ دعوت اسلامی کے اجتماعات صرف اور صرف تبلیغی نوعیت کے ہوں گے' معراج و میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم' اعراس بزرگان دین وغیرہ کے جلسہ و جلوس کا انعقاد دعوت اسلامی کے نام سے نہ کیا جائے۔

۱۹

- بیان میں باطل فرقوں کا رڈ ہو نہ تذکرہ۔ صرف ضرور تاً مثبت انداز میں اپنے مسلک حقہ کا اظہار ہو۔

نوٹ: یہ طریقہ کار صرف خواص کیلئے ہے۔ اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں۔

- علماء مقدس پتھر ہیں' ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ جاؤ۔ علماء نے دین کا کام نہ کیا ہے' نہ کرنے دیں گے۔
- اپنے مرکز خانقاہوں سے دور بناؤ' ورنہ خانقاہوں سے لوگ بیعت ہوتے رہیں گے۔ خانقاہوں سے بیعت ہونے والے لوگ دین کے کام میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔
- اپنی کتاب ''نماز کا جائزہ'' کا پہلا ایڈیشن المکتبۃ المدینہ سے اُٹھا لیا جائے' اسے عوام کے سامنے نہ آنے دیا جائے۔ (کیونکہ اس میں بدعقیدہ لوگوں کی نشاندہی کی گئی ہے)

(مکتوب بدستخط امیر دعوت اسلامی)

.....................................................................

## اعلیٰ حضرت کی سیرت وتبلیغ

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا<br>
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا<br>
دوست دشمن کی تھی کچھ نہ ہم کو خبر<br>
تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا<br>
اہلسنّت پہ ہے بار احساں ترا<br>
نائب مصطفےٰ شاہ احمد رُضا

(رحمۃ اللہ علیہ)

**حرفِ آخر:** ہم نے امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری صاحب کے متعلق جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ سب کچھ محض دینی خیر خواہی و اصلاح کے طور پر ہے، جن میں ان کے مسلمہ اکابر کی تحقیقات و فتاویٰ کی روشنی میں مسائل شرعیہ کی تحقیق ہے۔ اس میں کسی قسم کی ذاتی مخاصمت و عناد کا کوئی شائبہ نہیں۔ جو کچھ مولانا کے ظاہر و باطن اور قول و فعل کی تفصیل پیش کی گئی ہے وہ ان کے طور طریقہ و طرزِ عمل کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ چونکہ وہ ایک بڑی جماعت کے امیر ہیں۔ اس لئے ان میں ایسا نفسانی اتار چڑھاؤ نہیں ہونا چاہیئے اور بحکم حدیث

**اَلبَرکۃُ مع اَکابِرِکُم**

(برکت تمہارے اکابر کی معیت و موافقت میں ہے)

اپنے مسلمہ اکابر کی اتباع و معیت اختیار کرنی چاہیئے اور دورنگی کی بجائے یکرنگی اختیار کرنی چاہیئے جیسا کہ ان کے مریدین و معتقدین ان کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے بالمقابل کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ انہیں بھی اپنے مسلمہ اکابر سے ایسی ہی وابستگی ہونی چاہیئے۔

اگر کسی اسلامی بھائی کو ہماری کسی بات پر ناراضگی محسوس ہو تو اسے ردِّ عمل کے طور پر وسیع پیمانہ پر تقسیم و فروخت ہونے والی کتاب ''مظلوم مبلغ'' کے متعلق ضرور معلومات حاصل کرنا چاہئیں کہ جس میں گوریلوں اور جنگجوؤں کا انداز اختیار کرتے ہوئے ہم کو اینٹ کے مقابلے میں ''پتھر'' سے جواب دینے کی دھمکی دی گئی ہے اور افسوس کہ امیر دعوت اسلامی نے اس کتاب اور اس بات کا کوئی نوٹس نہیں لیا جبکہ **الحمدللہ!** ہم نے کبھی کسی کو اینٹ مارنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی ہمارا یہ شیوہ ہے۔ ہم نے تو امیر دعوت اسلامی کو ان کے کہے ہوئے الفاظ کا احساس دلایا ہے اور ان کے

مطابق قول وفعل کے تضاد کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

**یاد رہے**: کہ امیر دعوت اسلامی کے مذکورہ طرز عمل و من مانی اور خود پسندی کی بناء پر بھارت میں سنی دعوت اسلامی کا قیام عمل میں آچکا ہے اور وہ وسیع پیمانے پر تبلیغی سلسلہ میں سرگرم عمل ہے اور پاکستان میں بھی

**تبلیغ اسلامی** کے نام پر تبلیغی سلسلہ جاری وساری ہے۔ کاش! امیر دعوت اسلامی اپنی ابتدائی روش پر استقامت اختیار کرتے' نت نئے انداز اختیار کر کے خود بھی متنازعہ نہ بنتے اور اہلسنت و جماعت میں بھی وجہ انتشار نہ بنتے۔ اگر وہ

**سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی** اور آپ کے اجل تلامذہ و خلفاء اور شہزادہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مسلک سے وفادار رہتے اور وابستگی اختیار رکھتے تو پروفیسر طاہر القادری کی طرح ایک اور فرقہ کی شکل اختیار نہ کرتے۔

**جملہ معترضہ**: امیر دعوت اسلامی کی منجملہ من مانی وخود پسندی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ خود اور ان کی دعوت اسلامی نمائشی و علامتی طور پر باقی لباس تو سفید استعمال کرتے ہیں لیکن وہ اور ان کی جماعت عمامہ شریف میں سفید عمامہ کی بجائے سبز عمامہ کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے دعوت اسلامی کا علامتی نشان سمجھا جاتا ہے

جبکہ بقول محققین عمامہ بھی سفید ہی سنت ہے اور دوسرے رنگ کا عمامہ باندھنا بطور جواز ہے لیکن دعوت اسلامی کے ماحول میں لیبل تو سنتوں بھرے اجتماع کا لگایا جاتا ہے لیکن ایسے اجتماعات میں سفید کی بجائے سبز عماموں کی کثرت اور نماز میں سنت مکبرین کی بجائے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے دونوں سنتوں سے محرومی کا کھلم کھلا مظاہرہ کیا جاتا ہے بلکہ خود امیر دعوت اسلامی بھی سفید عمامہ کی سنت کی بجا آوری کی بجائے اپنی من مانی سے سبز

عمامہ باندھنے کو ہی ذاتی و جماعتی طور پر ترجیح دیتے ہیں اور اس طرح امیر دعوت اسلامی کی ذات قول و فعل کے تضاد میں بھرپور طور پر ملوث و مبتلا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

**انگریزی تاریخ:** سنتوں بھرے اجتماعات کے اشتہارات و پروگراموں میں بھی اسلامی ہجری تاریخ و ماہ و سن کی بجائے انگریزی تاریخ و ماہ و سن اور وہ بھی انگریزی رسم الخط کی ہی تبلیغ و تشہیر ہوتی ہے اور اسلامی تاریخ و ماہ و سن ضمنی و طفیلی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ معلوم نہیں دعوت اسلامی کو اسلامی تاریخ کی بجائے انگریزی تاریخ و رسم الخط سے اتنی دلچسپی کیوں ہے؟

## ایک اور عطاری اصول

امیر دعوت اسلامی کی تشہیر و نمائش کیلئے خوابوں اور کشف و کرامات کا بھی باقاعدہ شعبہ ہے۔ جہاں سے بکثرت اور مسلسل اس قسم کی نمائشی چیزوں کی اشاعت ہوتی رہتی ہے لیکن اہل اسلام بھائیوں اور اہلسنت احباب کیلئے یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کہ جو خواب اور بات امیر دعوت اسلامی کے حق میں جاتی ہے وہ تو قابل قبول اشاعت ہے لیکن جو خواب ان کی مرضی کے خلاف ہو وہ چاہے کتنی بڑی اہمیت کا حامل ہو۔ امیر دعوت اسلامی اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اس کے خلاف غلط تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہیں کوئی خوف خدا محسوس نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں بھارت کے شائع شدہ ایک خواب اور اس کے خلاف ردعمل ملاحظہ ہو۔ سب حضرات بنظر انصاف پڑھیں اور امیر دعوت اسلامی کی من مانی و خود پسندی اور اخلاق و کردار کا اندازہ لگائیں۔

''**دعوت اسلامی** کے خوابوں میں ایک اور شرط ہے کہ کوئی ایسا خواب نہیں دیکھا جائے گا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم الیاس عطار کے علاوہ کسی اور کی تعریف کریں۔ ایسا خواب دیکھنے والے کی خیر نہیں ﴿﴾ اے۔ا۔ڈی ۳ دعوت اسلامی کے ایک مبلغ نے

خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''الیاس قادری کو میرا اسلام کہنا اور انہیں جا کر کہہ دو کہ تم نے ہمارے پیارے ابراہیم قادری کو کیوں ناراض کر دیا اور فوراً جا کر کہہ دو'' ڈی۔۵۔ دوبارہ پھر خواب میں ارشاد فرمایا ''الیاس قادری کو محمد رحمۃ للعالمین کا سلام فرمانا اور ان سے کہنا کہ تم خود ابراہیم قادری کو گلے لگالو''۔ اس مبلغ نے الیاس عطار کو یہ خواب سنایا۔ الیاس عطار نے کہا کہ اگر تم نے یہ خواب کسی کو بتایا تو کوئی عطاری تمہیں نقصان نہ پہنچادے کہ تم نے یہ کیا شروع کر دیا۔ لہٰذا خاموش رہو اور کسی کو اس خواب کی خبر نہ دو۔ اگر یہ عام ہوا تو اُمت میں فساد ہو جائے گا جب چند اراکین کے سامنے یہ بات آئی تو انہوں نے کہا (معاذ اللہ) کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اُمت میں فساد ڈالنے کیلئے پیغام بھیج رہے ہیں؟ ☆ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے اُمت میں فساد ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

---

**من پسند خواب:** یہ خواب الیاس عطار نے خود دیکھا ہے۔ کہتے ہیں ''ایک مجلس سجی ہوئی ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر خدمت ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہیں' آپ کے سر مبارک پر عمامہ شریف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ حضرت کے سر مبارک سے عمامہ شریف اتار کر الیاس عطار کے سر پر رکھ دیا''۔

﴿﴾ کیا یہاں یہ دکھانا مقصود نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت سے منصب چھین کر الیاس عطار کو یہ منصب دے دیا گیا؟ (معاذ اللہ)' کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عماموں یا منصبوں کی کمی ہے (معاذ اللہ) کہ وہ اعلیٰ حضرت کے سر مبارک کا عمامہ شریف اُتار کر صحابہ کرام کی مجلس میں محمد الیاس عطار کو خوش اور اعلیٰ حضرت کو مایوس کریں گے؟ کیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو مایوس کیا ہے؟ کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان نہیں ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگانا کفر نہیں ہے؟

فیضان سنت صفحہ ۳۹، جدید ایڈیشن صفحہ ۲۲ پر ایک شخص نے خواب دیکھا کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم الیاس عطار کے والد سے اس کا تعارف کرا رہے ہیں۔ الیاس عطار کے والد نے اس شخص سے کہا الیاس عطار کو کہنا اس کی امی نے بھی سلام بھیجا ہے''۔ خواب دیکھنے والا بڑے فخر سے کہہ رہا ہے کہ میں نے الیاس عطار کے والد سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی جبکہ فخر تو اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کر کے کرنا چاہیئے تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے اہمیت ہی نہیں دی۔ ◈ کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟ ◈ کیا الیاس عطار نے اس خواب کو اپنی کتاب میں چھاپ کر اس خواب کی تائید نہیں کر دی؟

◈ کیا الیاس عطار کی امی کا سلام بھیجنا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ الیاس عطار منگھڑت خوابوں کے ذریعہ اپنے سارے خاندان کے تعلقات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دکھانا چاہتے ہیں؟'' (بحوالہ ''دعوت اسلامی کا ایک تجزیاتی مطالعہ'' اور رضا اکیڈمی ضلع رامپور کا پمفلٹ ہیڈ آفس بمبئی)

یہ ہے: بھارت میں اہلسنّت و جماعت کے امیر دعوتِ اسلامی کے متعلق تاثرات اور امیر دعوت اسلامی اور ان کے متعلقین کے خوابوں کی حقیقت حال۔

**الغرض:** امیر دعوت اسلامی پاکستان اور بھارت کے اہلسنّت و جماعت میں متنازعہ بن چکے ہیں کیونکہ انہوں نے شروع میں جو رنگ دکھایا اب انہوں نے وہ رنگ اور بہروپ بدل لیا ہے۔ واللہ الهادی والموفق۔

پاسبان مسلک رضا فیض یافتہ امیر ملت و فقیہ اعظم
نائب محدث اعظم پاکستان مجاہد قوم علامہ پیر مفتی ابوداؤد
محمد صادق
قادری رضوی کی علمی و تحقیقی کتابیں
نورانی حقائق
ولادت باسعادت
شان محمدی
رحمت خداوندی
یارسول اللہ
تحفہ معراج
یادگار خلیل و ذبیح
حدیث نور
نور مجسم اور نور ہونے کا بیان
صدیق اکبر
روحانی حقائق
اہل بیت
اسلامی تعلیمات
نماز نبوی
فیضان الحرمین
نغمات رضا
انوار عقیدت
بہار عقیدت
محدث اعظم پاکستان
سوانح شہید اہل سنت
عقائد اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں
غازی محمد عامر چیمہ شہید
تحفۃ النساء
غوث اعظم اور گیارھویں شریف
100 سے زیادہ بہترین نعتوں کا خاص مجموعہ
رضوی مجموعہ نعت
جب زلزلہ آیا
مقام والدین قرآن و حدیث کی روشنی میں
تاریخی حقائق
خطرہ کی گھنٹی
خطرہ کا سائرن
شرک و بدعت کی حقیقت
بدعات اہلحدیث
تبلیغی جماعت کا پراسرار پروگرام
علماء دیوبند کا دوغلہ کردار
سپاہ صحابہ کی نقاب کشائی
قادیان تھانہ بھون میں
علماء دیوبند کی دورنگی توحید
ادارہ رضائے مصطفٰی چوک دارالسلام گوجرانوالہ
055 4217986
0333-8159523